سوال

بعض سورتوں کے جواب میں دعائیہ کلمات کہنا

جواب

سوال : بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم !فرض نماز کے دوران سورہ الغاشیہ کے اختتام پر ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُم کے بعد اللّٰھم حاسبنی حسابا یسیرا پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ؟ اسی طرح سورہ الاعلیٰ کی اس آیت : سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی

جامع ترمذی میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے مروی ہے :

خرج رسول اللہ ﷺ علی أصحابہ فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من أولھا إلی آخرھا فسکتوا فقال : «لقد قرأتھا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا أحسن مردودا منکم کنت کلما أتیت علی قولہ فبأي آلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشيء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد»

کہ ’’نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان پر سورۃ الرحمٰن کی شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی، وہ خاموش رہے (یعنی ادب و احترام اور خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے)، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ الجن (جس رات نبی کریم ﷺ جنوں کے پاس تعلیم کی غرض سے تشریف لے گئے تھے) کو میں نے یہ سورۂ مبارکہ جنوں پر تلاوت کی تو انہوں تم سے زیادہ اچھا رد عمل پیش کیا (یعنی تم نے خشوع وخضوع سے سنا جو اچھی بات ہے لیکن جنوں کا رد عمل تم سے بھی زیادہ اچھا تھا) کہ جب بھی میں

فبأي آلاء ربکما تکذبان

پڑھتا تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب! ہم تو آپ کی کسی نعمت کی بھی تکذیب نہیں کرتے، تمام تعریفیں آپ ہی کی ہیں۔‘‘

گویا نبی کریم ﷺ نے جنوں کے آیاتِ کریمہ کے جواب دینے کو زیادہ بہتر ردِ عمل قرار فرمایا۔

یہاں نماز کا ذکر نہیں، لیکن اگلی حدیثِ مبارکہ میں نماز میں بھی جواب دینے کا ذکر موجود ہے۔

صحیح مسلم میں سیدنا حذیفہ بن یمان سے مروی ہے :

صلیت مع النبی ﷺ ذات لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت : یرکع عند المائۃ ثم مضی فقلت : یصلي بھا في رکعۃ فمضی فقلت : یرکع بھا ثم افتتح النساء فقرأھا ثم افتتح آل عمران فقرأہ . یقرأ مترسلا . إذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح وإذا مر بسؤال سأل وإذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع فجعل یقول « سبحان ربي العظیم » فکان رکوعہ نحوا من قیامہ . ثم قال « سمع اللہ لمن حمدہ » ثم قام طویلا . قریبا مما رکع . ثم سجد فقال « سبحان ربي الأعلی » فکان سجودہ قریبا من قیامہ . (قال) وفي حدیث جریر من الزیادۃ : فقال « سمع اللہ لمن حمدہ . ربنا لک الحمد » .

کہ ’’میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ شروع کی، میں نے سوچا کہ سو آیات پڑھیں گے! لیکن آپ ﷺ پڑھتے رہے، میں نے سوچا کہ سورۃ البقرہ ختم ہونے پر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ پڑھتے رہے، اور (سورۃ البقرہ کے بعد) سورۃ النساء شروع کی، اسے مکمل فرمایا تو سورۃ آل عمران شروع کی، اسے بھی مکمل پڑھ لیا۔ آپ ﷺ آہستہ آہستہ پڑھتے رہے جب کسی تسبیح والی آیت مبارکہ سے گزرتے تو اللہ کی تسبیح بیان فرماتے، جب کسی سوال (دعا) والی آیت کریمہ سے گزرتے تو (اللہ تعالیٰ سے) سوال کرتے، جب کسی پناہ والی آیت سے گزرتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا اور اس میں سبحان ربي العظیم پڑھنا شروع کیا، یہ رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بہت دیر

تقریبا رکوع کے برابر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا جس میں سبحان ربی الأعلی پڑھنا شروع کیا، یہ سجدہ تقریباً قومہ کے برابر تھا۔ جریر کی حدیث میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کی زیادتی ہے۔‘‘

واللہ تعالیٰ اعلم!